تعطیر المنام میں ہے: ومن رأی من الرجال أحداً من أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلّم وکان أعزب تزوج امرأۃ صالحۃ ......اور جس مرد نے ازواج النبی ﷺ میں سے کسی ایک کی (خواب میں) زیارت کی اور وہ کنوارا ہو تو اُس کی کسی نیک عورت سے شادی ہوگی۔

وضاحت یہ ہے کہ: امہات المومنین اب جنت میں ہیں تو دیکھنے والا بھی دیکھنے کے وقت جنت میں ہے اور جنت میں کوئی بے زوج نہیں (مسلم:۵۰۶۲: وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَب)، پس اُس بے زوج کی جنتی عورت سے شادی ہو جائے گی۔

دیوبندی نے (وکان اعزب) کا ترجمہ ہی نہیں کیا کیونکہ تھانوی کنوارا نہ تھا، پہلے ہی شادی شدہ تھا:

ومن رأی من الرجال أحداً من أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلّم وکان أعزب تزوج امرأۃ صالحۃ .	اور جس کسی شخص نے خواب میں ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو دیکھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ صالحہ عورت سے شادی کرے گا

اگر (وکان اعزب) کا ترجمہ (دراں حالیکہ وہ بے زوج ہو) کرتے تو خیانت سے بچ سکتے تھے۔ مگر اپنے مقصد سے اور زیادہ دور ہو جاتے۔ منظور نعمانی نے بھی یہ عبارت اسی طرح خیانت کے ساتھ پیش کی تھی اور (وکان اعزب) کا ترجمہ ہضم کر گیا تھا (فتح بریلی کا دل کش نظارہ، ص۸۱۔ فتوحات نعمانیہ:۲۱۵)

تھانوی صاحب نے ۱۳۳۲ھ میں بہشتی زیور کے آخری حصے میں جب مردانہ "عضو میں درازی اور فربہی لانے والا" نسخہ لکھا اور فرج کو تنگ وخشک کرنے کا "مجفف رطوبت ومضیق" نسخہ لکھا (بہشتی زیور، ج۱۱ ص۱۲۹) تو سیکسی SEXY لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھ گئی حتیٰ کہ عزیز الحسن مجذوب کو یہاں تک خارش ہوئی کہ اُس نے تھانوی سے یہاں تک کہہ ڈالا کہ: "میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا حضور (تھانوی) کے نکاح میں"۔ ......تھانوی نے کہا: " ...... ثواب ملے گا"۔ (اشرف السوانح ۲:۲۸)۔ ......رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں تھانوی نے اپنے ایک بھانجے کی بیوہ، نوعمر، (بہشتی زیور پڑھ کر مذکورہ نسخوں کا عملی مظاہرہ دیکھنے کی شوقین) شاگردنی سے شادی رچانے کے لئے ایک کشف شائع کیا:

ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔انہوں نے مجھ سے کہا۔میرا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آئے گی۔اس مناسبت سے کہ حضورﷺ نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔وہی قصہ یہاں ہے۔(رسالہ الامداد،صفر ۱۳۳۵ھ)

پندرہ سال بعد الافاضات الیومیہ میں ۳ رمضان ۱۳۵۰ھ کو لکھوایا کہ:

میں نے یہ ایک خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی،وہی نسبت ان کو ہے۔

پندرہ سال پہلے وہ کشف تھا،اور صاحبِ کشف بھی کوئی اور تھا......مگر پندرہ سال بعد وہ خواب بن گیا اور صاحبِ خواب خود اشرفعلی تھانوی ہی بن گیا۔......۲۱ محرم ۱۳۵۴ھ کو مناظرہ بریلی میں منظور نعمانی نے مولانا سردار احمد صاحب کی تردید کرتے ہوئے کہا:

''ایک جھوٹ تو آپ نے یہ بولا کہ خود مولانا اشرفعلی صاحب نے وہ خواب دیکھا،حالانکہ یہ آپ کا خالص جھوٹ ہے،وہ خواب کسی دوسرے شخص کا ہے''(فتح بریلی کا دلکش نظارہ:۸۰۔فتوحات نعمانیہ:۶۱۵)

اب نعمانی جی کون بتائے کہ اگر یہ جھوٹ ہے تو اِس جھوٹ کے موجد بھی جناب تھانوی جی ہیں......بہر حال کشف کی کہانی کو سچ مانیں تو خواب کی کہانی جھوٹ بنتی ہے اور اگر خواب کی کہانی کو سچ سمجھیں تو پھر کشف کا ڈھونگ کیوں رچایا گیا تھا؟......وجہ صرف محبوبہ کا وصل وحصول تھا۔......چنانچہ الافاضات الیومیہ میں (عشق،مُشک تے کھنگ خشک کی طرح یہ)حقیقت بھی کھل گئی اور مذکورہ مقام پر خود تھانوی نے ہی کہہ ڈالا کہ:

''جی چاہتا تھا کہ ایسی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے......اُن کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے کوئی صورت نہ تھی''۔

بہر حال اپنی محبوبہ سے ملنے کے لئے جھوٹے خواب گھڑنا اور اُس کو ام المومنین عائشہ صدیقہ سے تشبیہ

دینا اور پھر اُس تشبیہ پر اپنی من پسند تعبیر کی عمارت استوار کرنا ......اور کم سن عورت ہاتھ لگے گی جیسی عامیانہ زبان استعمال کرنا ......اور وہی قصہ یہاں ہے کہہ کر رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنی طرح کشف تراش اور خواب گھڑنے والا بتانا (گستاخی) ضرب (گستاخی) ضرب (گستاخی) ہے۔ ......بیوی کو اپنی ماں کا درجہ دینے والے کی بیوی اُس پر حرام ہو جاتی ہے اور اپنی ماں کو تشبیھی طور پر اپنی بیوی جاننے والا بے غیرت تو دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے جھوٹے خواب ایجاد کرنا ہرگز جائز نہیں اور ناپسندیدہ خواب دیکھ کر تعوذ باللہ کی تعلیم دی گئی ہے اور اُن کو آگے بیان کرنے سے روکا گیا ہے۔ ......پھر جو لوگ بیداری میں گستاخانہ عبارات لکھ چکے اور تائب نہ ہوئے تو اُن کے گستاخانہ خوابوں کی کوئی درست تعبیر اُن کے لئے کیونکر سودمند ہو سکتی ہے جب اُن کے خواب وخیال ایک جیسے ہی نظر آئیں؟

دیوبند کے کسی مولوی سے یہ کہہ کر تو یہ دیکھئے کہ:

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا ساری صورت جناب کی سی تھی

پھر آپ لاکھ عمدہ تعبیر پیش کریں کہ اِس سے آپ کا اہل حق ہونا ثابت ہوتا ہے ورنہ وہ دھوکہ دینے کیلئے آپ کی صورت میں نہ آتا۔ ......دیوبندی صاحب یہ اچھی تعبیر سُن کر بھی اس خواب کو اپنی گستاخی ہی کہیں گے ...... تو کیا گستاخانہ عبارات کے ساتھ ان کی بھڑاس نہیں نکلی تھی کہ گستاخانہ خواب بھی شائع کرتے ہیں۔ حالانکہ ناپسندیدہ خواب آگے بیان نہ کرنے کی تعلیم ہے چہ جائیکہ من گھڑت خواب کبھی کشف کہہ کر اور کبھی خواب کہہ کر اپنی بدباطنی کا پرچار کیا جائے۔

بنتِ ام زرع کے متعلق ام المومنین کے الفاظ (ملء کسائها) کی جو شرح شارحینِ حدیث نے کی، وہی اِن متنازعہ اشعار میں مذکور ہے اور اشعار تشبیب قصیدہ کے اندر ہیں۔ پھر حدائق بخشش حصہ سوئم کی ترتیب کا ذمہ دار مرتب ہے، اُس نے بھی (علیحدہ) کی سرخی لگائی، پھر اُس نے توبہ بھی شائع کی۔ اللہ تو توبہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے، مگر دیوبندیوں کو نہ تو خود توبہ کرنا پسند ہے، نہ ہی دوسرے توبہ کرنے والے پسند ہیں۔